عوامی مزاحمت

ایک جائزہ

یہ کیا ہے؟

شہری مزاحمت ایک ایسا طریقہ ہے جس میں عوام الناس تشدد کی راہ اپنائے بغیر اپنے حقوق، آزادی اور انصاف کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ شہری مزاحمت میں شامل افراد بڑے پیمانے پر سماجی، سیاسی و اقتصادی تبدیلی لانے کے لیے، ہڑتال، بائیکاٹ، عوامی مظاہروں اور دیگر اقدامات جیسے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں شہری مزاحمت کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے — مثلاً عدم تشدد کی جدوجہد، راست اقدام، عوامی طاقت، سیاسی نافرمانی اور شہری تحریک — لیکن کسی بھی اصطلاح کے استعمال سے قطع نظر، شہری مزاحمت کی بنیادی حرکیات بدستور یکساں رہتی ہیں۔

شہری مزاحمت کی تحاریک طاقتور ہیں کیونکہ وہ ظلم کے خلاف مزاحمت میں زیادہ آزاد و شفاف معاشرے کا نیا وژن پیش کر کے عوام کو اقدامات اٹھانے کے لیے بڑے پیمانے پر اکٹھا کرتی ہیں اور ممکنہ طور پر پرانا نظام نافذ کرنے والے افراد کی وفاداریاں بھی حاصل کرتی ہیں۔ جب لوگ جابر حکمرانوں کے ساتھ تعاون ختم کرنے کا انتخاب کرتے ہیں تو نظام چلانا مالی لحاظ سے کہیں زیادہ دشوار ہو جاتا ہے۔ جب لوگوں کی بڑی تعداد نافرمانی پر اتر آتی ہے، تو نظام سنبھلنے کے قابل نہیں رہتا اور پھر اسے تبدیل یا تباہ ہونا پڑتا ہے۔ شہری مزاحمت کے مخالفین زیادہ مسلح اور زیادہ وسائل رکھنے کے باوجود بسا اوقات عدم تشدد کے وسیع پیمانے پر اقدامات کے نتیجے میں پیدا ہونے والی عوامی نافرمانی کے سامنے نہیں ٹھہر پاتے۔

اس لیے شہری مزاحمت کی کئی تحریکیں اور مہمات مختلف حریفوں کے خلاف کامیاب رہی ہیں۔ گزشتہ صدی کی ہر دہائی میں، عدم تشدد کی حکمت عملی کو استعمال کرتے ہوئے مقبول تحاریک نے چھ براعظموں پر ظالم حکومتوں کا تختہ الٹا ہے، فوجی قبضے کے خاف کامیاب مزاحمت کی ہے اور اپنے معاشرے میں بہتر انصاف اور آزادی لائی ہیں۔ مثال کے طور پر جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کے خاتمے میں شہری مزاحمت کا کردار مرکزی تھا؛ یہ امریکا میں حقوقِ نسواں، شہری حقوق اور مزدوروں کے حقوق کو بہتر بنانے کے لیے استعمال ہوئی؛ اس نے فلپائنز، چلی، انڈونیشیا، سربیا اور دیگر مقامات پر آمروں کا تختہ الٹا؛ یہ ڈنمارک اور مشرقی تیمور میں بیرونی قبضے کے خلاف مزاحمت میں استعمال ہوئی؛ ہندوستان کی برطانیہ سے آزادی میں اس کا بنیادی کردار تھا؛ اس نے مشرقی یورپ میں

جعلی انتخابات کو منسوخ کیا' لبنان میں شامی قبضے کا خاتمہ کیا اور انسانی حقوق' انصاف اور عوامی حکومت کے قیام کے لیے متعدد سرزمینوں پر استعمال ہوئی ہے۔

کلیدی تصورات

شہری مزاحمت بمقابلہ اخلاقی عدم تشدد

شہری مزاحمت سیاسی جدوجہد کی ایک قسم ہے۔ اخلاقی عدم تشدد قواعد کا ایک مجموعہ ہے جو تشدد کے استعمال سے منع کرتا ہے۔ چند کامیاب شہری مزاحمت کی تحاریک میں' جیسا کہ ہندوستان کی تحریک آزادی اور امریکی شہری حقوق کی تحریک میں' شرکا نے اخلاقیاتی عدم تشدد کی ترویج کی۔ البتہ شہری مزاحمت میں فطرتاً ایسا کچھ نہیں جو اپنے پیروکاروں کو عدم تشدد کا راستہ اپنانے پر مجبور کرتا ہو۔ درحقیقت' پوری تاریخ میں زیادہ تر یہی ہوا ہے کہ شہری مزاحمت کے پیروکاروں کی اکثریت اخلاقی عدم تشدد کی قائل نہیں رہی۔ اس کے بجائے انھیں اس حقیقت سے زیادہ تحریک ملی ہے کہ شہری مزاحمت ان کے لیے اپنی جدوجہد کا واحد یا موثر طریقہ ہے۔

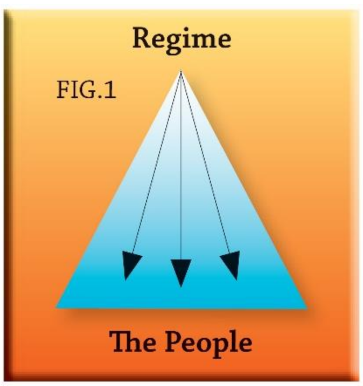

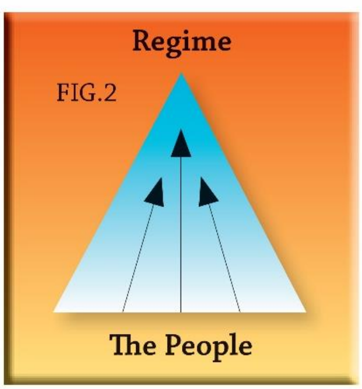

طاقت کے یک سنگی اور کثرت پسندانہ نظریات

زیادہ تر معاشروں میں پھیلا ہوا طاقت کا نظریہ یک سنگی ہے (تصویر 1)' یعنی اس میں عام افراد اپنی حکومت اور دیگر اداروں کی نیک نیتی' فیصلوں اور مدد کے محتاج ہوتے ہیں۔ طاقت ان چند افراد تک محدود ہوتی ہے جو کمان میں سب سے اوپر ہوں' جن کے پاس سب سے زیادہ دولت ہو اور تشدد کی صلاحیت بھی۔ اس میں طاقت اپنے زور پر پروان چڑھتی ہے اور پائیدار ہوتی ہے جسے آسانی سے تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ شہری مزاحمت کی بنیاد ایک مختلف مقدمے پر ہے' جسے طاقت کا کثرت پسندانہ نظریہ کہتے ہیں (تصویر 2)' جس میں حکومت اور دیگر طاقت رکھنے والے نظام بڑے پیمانے پر عوام کی جانب سے احکامات کی تکمیل اور رضامندی پر منحصر ہوتے ہیں۔ کثرت پسندانہ نظریے میں' طاقت معاشرے کے کئی حصوں کی توثیق اور شرکت پر مبنی ہوتی ہے۔ یعنی یہ ایک سیال مادّے کی طرح ہے اور اپنے ذرائع کے استحکام کے لیے ہمیشہ کئی اداروں اور افراد کے تعاون کی محتاج ہوتی ہے۔ اسی طرح شہری مزاحمت کی تحاریک اپنی حکمت عملیاں ان افراد کے نظریات پر بناتی ہیں جو عام شہریوں کے وسیع تر تعاون کے ذریعے ریاست کے اقدامات میں رکاوٹ ڈال سکتے ہیں یا انھیں بیکار کرتے یا پلٹ سکتے ہیں۔

کار ہائے اجتناب اور کار ہائے ارتکاب

شہری مزاحمت کاروں نے تاریخ میں سیکڑوں طریقے استعمال کیے ہیں۔ انھیں دو مختلف زمروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ کار ہائے اجتناب ایسے طریقے ہیں جن میں عوام اپنے وہ کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں جو وہ عام طور پر کرتے ہیں یا ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ کریں گے۔ ایسے اقدامات کی مثالوں میں کام کی ہڑتال، ٹیکس کی ادائیگی سے انکار اور صارفین کا مقاطعہ (بائیکاٹ) شامل ہیں۔ کار ہائے ارتکاب ایسے طریقے ہیں جن میں عوام وہ کام کرنا شروع ہو جاتے ہیں جو وہ عام طور پر نہیں کرتے یا انھیں کسی پابندی کی وجہ سے نہیں کر پاتے۔ ایسے اقدامات کی مثالوں میں مظاہرے، دھرنے اور شہری نافرمانی کی دیگر اقسام شامل ہیں۔ ان طریقوں کا مرحلہ وار تزویراتی استعمال تحریک کے مخالفین کا پرانا نظام برقرار رکھنا مشکل بنا دیتا ہے۔ یہ اقدامات عام افراد کو مزاحمت میں شامل کرنے کے لیے بھی متاثر کر سکتے ہیں کیونکہ ان طریقوں کی اقسام مختلف ہو سکتی ہیں - زیادہ خطرے اور کم خطرے کے حامل، عوامی اور خفیہ، مرکزی اور عدم مرکزی —جو معاشرے کے مختلف شعبے کے افراد کی شرکت ممکن بناتے ہیں۔

اتحاد، منصوبہ بندی اور ضابطۂ عدم تشدد

کامیاب شہری مزاحمت کے تین کلیدی قواعد ہیں: اتحاد، منصوبہ بندی اور ضابطۂ عدم تشدد۔ اتحاد معاشرے کے مختلف حصوں کو تحریک دے کر، جن کی ابتدا میں شکایات مختلف بھی ہو سکتی ہیں، قابلِ حصول اہداف کے مجموعے پر قائم کیا جا سکتا ہے۔ منصوبہ بندی حالات کے دھیان سے کیے گئے تجزیے اور اقدام اٹھانے کے مواقع پر اپنی مہمات اور طریقوں کی تزویراتی مرحلہ وار حکمت عملی ہے۔ ضابطۂ عدم تشدد میں صرف عدم تشدد پر مبنی تدابیر استعمال کرنے سے متعلق تزویراتی وابستگی شامل ہوتی ہے کیونکہ تشدد شہری شمولیت کو محدود کرتا ہے، تحریک کی قانونی حیثیت کو نقصان پہنچاتا ہے، بین الاقوامی مدد کو کم کرتا ہے اور وفاداری تبدیل ہونے کے امکانات کو گھٹاتا ہے۔

<u>دس سوالات:</u>

1۔ طاقتور حکمران شہری مزاحمت کرنے والے عام افراد کے ہاتھوں کیسے شکست کھاتے ہیں؟

کوئی بھی حکمران فطری و جبلّی طور پر طاقتور نہیں ہوتا۔ حکمران طاقتور ہوتے ہیں جب انھیں معاشرے کے لاکھوں افراد کی بالواسطہ یا بلاواسطہ مدد حاصل ہوتی ہے۔ کسی بھی حاکم کے لیے اپنا کنٹرول برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ پولیس، فوج، عدلیہ اور افسر شاہی لازمی اپنا کام کرے۔ معاشرے کے افراد معمول کے مطابق اپنے کام کریں، محصولات اور کرائے ادا کریں اور ان مارکیٹوں سے خریداری کریں جو ان کاروباروں کو برقرار رکھیں جن کی مالک ریاست ہے یا وہ ان کو اجازت دیتی ہے۔ جہاز رانی اور ذرائع

نقل و حمل میں کام کرنے والے افراد، ساتھ ساتھ مواصلات اور افادۂ عام کے اداروں میں کام کرنے والے بھی، اشیا کی نقل و حرکت اور خدمات انجام دیتے ہیں۔ یہ صرف ان چند گروہوں کی مثالیں ہیں کہ جن کا سہارا کسی بھی نظام کو چلانے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

اس کا ادراک کرتے ہوئے شہری مزاحمت کو چلانے والے ایسی حکمت عملیاں ترتیب دیتے ہیں جو اس سہارے کو ہلا کر رکھ دیں اور پرانا نظام برقرار رہنا مشکل بنا دیں۔ عوام کو بڑی تعداد میں حرکت دینا اور مظاہرے کرنا حکمرانوں کی قانونی حیثیت کم کر سکتا ہے، بالخصوص اگر اپنے حقوق کی بات کرنے والوں کے خلاف طاقت کا استعمال کیا جائے۔ مزاحمتی گروہ ریاست کی گرفت کو کمزور کر کے نظام کو چلانے کی لاگت بڑھا سکتے ہیں۔ تاکہ اس کا دفاع کرنے والے اس کے مستقبل پر سوال اٹھانا شروع کر دیں۔ ایک بار اُن کی وفاداری میں دراڑ پڑ جائے تو کسی بھی قسم کا ظلم کرنا مشکل تر ہو جاتا ہے۔

2۔ شہری مزاحمت کیسے شروع ہوتی ہے؟

شہری مزاحمت کی کئی کامیاب تحاریک سب سے پہلے عام افراد کو قدم اٹھانے کے لیے تیار کر کے شروع ہوئیں۔ لوگوں کو منظّم کرنے کے لیے مقامی سطح کی اور کم لاگت کی حامل حکمت عملیاں مرتب کرنا اور اتحاد قائم کرنا بہت اہم ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ہندوستان میں شہری مزاحمت کی پہلی بڑی تحریک سے قبل گاندھی جی نے کئی ماہ و سال عام افراد سے ملنے اور بات کرنے، ان کے مسائل، امیدیں اور خدشات کو سمجھنے میں گزارے۔ انھوں نے اس عمل سے اپنے اندر یہ صلاحیت پیدا کی کہ لوگوں کی وفاداری اور حمایت حاصل کی جا سکے۔ انھوں نے ''تعمیری کاموں'' کے لیے بھی لوگوں کی حوصلہ افزائی کی ۔یعنی ایسی سماجی خدمات کے لیے جو ایسے لوگوں کے درمیان خود اعتمادی/ خود انحصاری کو فروغ دیں جو ریاست پر اپنا اعتماد کھو چکے تھے لیکن پہلے کوئی قدم اٹھانے سے قاصر تھے۔

شہری مزاحمت کی زیادہ براہ راست اقسام میں شامل ہونے سے پہلے ایک بار موزوں صلاحیت حاصل ہو جائے تو تحاریک مقامی مسائل پر راست اقدام اٹھاتی ہیں اور پھر انھیں بڑے پیمانے پر دُہراتی ہیں۔ مثال کے طور پر پولینڈ میں یک جہتی کے منتظمین نے جہاز سازی کے ایک کارخانے میں مزدوروں کی ہڑتال سے آغاز کیا تھا۔ جب ایک مسئلے پر کامیابی حاصل کی اور ایک آزاد تجارتی یونین کا قیام عمل میں آیا، تو اس کامیابی نے مقامی باشندوں پر زبردست نفسیاتی اثرات مرتب کیے اور تحریک کو استحکام ملا۔ اسی طرح امریکی شہری حقوق کی تحریک نے کامیاب دھرنوں اور مقاطعوں کے بعد زور پکڑا اور امریکا کے جنوبی علاقوں کے مختلف شہروں میں دکانوں اور بسوں میں نسلی تفریق کا خاتمہ کیا۔ ان کامیابیوں کے ساتھ تحریک نے شہری مزاحمت کی طاقت ظاہر کی اور جلد ہی قومی توجہ حاصل کر لی۔

3۔ میں مظاہرے کیسے منظم کر سکتا ہوں؟

کسی تحریک کی حکمت عملی کے منصوبہ سازوں کو سمجھنا چاہیے کہ ہمارے اہداف کیا ہیں، طاقت، کمزوریاں اور تحریک کی صلاحیتیں کیا ہیں اور ہمارے مخالفین کون ہیں، اور تیسرے فریق اور بیرونی کردار کیا مدد دے سکتے ہیں؟ جب کوئی تحریک اپنے مختصر، درمیانے اور طویل میعاد کے اہداف واضح طور پر متعین کرلیتی ہے اور اپنی صورت حال کا تفصیلی واُصولی طور پر درست تجزیہ کرلیتی ہے، تو وہ اُن طریقوں کے انتخاب کے لیے کہیں زیادہ بہتر مقام پر آ جاتی ہے جو وہ اختیار کرنا چاہتی ہے۔ اس مقام پر اگر تحریک بنیادی طور پر مظاہروں کا انتخاب کرتی ہے اور جاننا چاہتی ہے کہ انھیں کامیاب کیسے بنایا جائے، تو ایسا کرنے کے لیے تکنیکی پہلوؤں اور طریقوں کی تفصیلات کے لیے متعدد وسائل دستیاب ہیں۔

4۔ مظاہرے نہیں تو پھر کیا؟

ہو سکتا ہے عوام یہ سمجھتے ہوں کہ مظاہرے شہری مزاحمت کی تحریک کی بنیادی سرگرمی ہیں۔ لیکن مظاہرے شہری مزاحمت کاروں کی جانب سے اپنی جدوجہد کے دوران اپنائے گئے مختلف طریقوں میں سے صرف محض ایک ہیں۔ عدم تشدد کی تحریک میں ایسے دو سو سے زیادہ معلوم طریقے ہیں جن میں سے کسی کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ مختلف قسم کے مقاطعے (صارفی، سیاسی و سماجی)؛ ہڑتالیں؛ کام کو دھیما کرنا؛ کرائے، ٹیکس اور فیسیں ادا کرنے سے انکار؛ پٹیشنز؛ سول نافرمانی؛ دھرنے؛ ناکہ بندی اور متوازی اداروں کا قیام شہری مزاحمت کے دیگر طریقوں کی محض چند مثالیں ہیں۔

طریقوں کا انتخاب اور تسلسل تحریک کی جانب سے حالات کے جائزے پر منحصر ہوتا ہے، ساتھ ہی اس کی صلاحیتوں اور مقاصد پر بھی۔ اگر کوئی تحریک بہت زیادہ مضبوط نہیں، وہ ذرا منتشر قسم کے اور کم خطرے کے حامل طریقے آزمانا چاہتی ہے، جیسا کہ بائیکاٹ یا علامتیں ظاہر کرنا وغیرہ، تاکہ تحریک کی صلاحیتوں کو بڑھایا جائے، اپنا پیغام پھیلایا جائے، اور/یا حریف کو منتشر کیا جائے۔ ایک مرتبہ تحریک کے مضبوط ہو جانے پر بعد کے مراحل میں وہ اقدامات کی زیادہ مرتکز اقسام آزمانے کے قابل ہو سکتی ہے جیسا کہ ریلیاں، مارچ، مظاہرے اور بڑے پیمانے پر سول نافرمانی۔

یہ یاد رکھنا بہت اہم ہے کہ کیونکہ سول نافرمانی کے معروف اقدامات میں مظاہرے مقبول ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ اٹھانے کے لیے واحد اور بہترین قدم ہیں۔ صورت حال کو دیکھتے ہوئے، کئی دیگر طریقے بھی اپنائے جا سکتے ہیں جو تحریک کے لیے کم اخراجات پر بہترین نتائج دے سکتے ہیں۔ تخلیقی اور تزویراتی سوچ بہت اہم ہے کہ کون سے طریقے اپنائے جا سکتے ہیں۔

5۔ اگر تحریک کے پاس کوئی کرشماتی لیڈر نہ ہو تو؟

کئی تاریخی تحاریک نے بغیر کرشماتی رہنماؤں کے موثر شہری مزاحمت کی۔ جنوبی افریقا میں نسل پرستی کے خلاف تحریک نے زبردست کامیابیاں حاصل کیں حالانکہ اس کے رہنما قید میں اور تحریک سے جدا تھے۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ کسی بھی شہری تحریک کے رہنماؤں کی ذاتی کشش یا ان کی بولنے کی صلاحیت سے کہیں زیادہ اہم وہ معلومات ہیں کہ کسی تحریک میں مختلف النوع شرکا کی نمائندگی کس طرح کرنی ہے اور ان کی باتیں سننی ہیں، متبادل اقدامات کی لاگت کا اندازہ لگانا، اور خطرات کا احتیاط سے تجزیہ کرنا اور مقامی قیادت سے شیئر کرنا، نیز مقامی رہنماؤں کو فیصلہ سازی میں شریک کرنا ہے تاکہ اس کی بنیاد پر درست عملی اقدامات کا انتخاب ہو سکے۔

علاوہ ازیں، کرشماتی رہنماؤں پر حد سے زیادہ انحصار بھی کچھ بڑے خطرات رکھتا ہے۔ کبھی کبھار حکمرانوں کی جانب سے اقتدار میں شراکت کے لیے ان رہنماؤں کا انتخاب کیا جا سکتا ہے، یا پھر انھیں گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ لچک دار نمائندہ تحاریک اتنی منظّم ہوتی ہیں کہ ان کے رہنما منظر عام سے ہٹا بھی دیے جائیں تو تحریک نئے رہنماؤں کے ساتھ آگے بڑھ سکتی ہے۔

6۔ اگر میں یہ سمجھوں کہ شہری مزاحمت میرے ملک میں نہیں چلے گی تو؟

شہری مزاحمت ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتی۔ لیکن دنیا بھر کے کئی ممالک میں یہ کام آئی جہاں ''ماہرین'' اور دیگر کا سمجھنا تھا کہ یہ کبھی پنپ نہیں سکے گی۔ چلی کے جنرل آگسٹو پنوشے کا شمار دنیا کے بدترین آمروں میں ہوتا ہے، اور کئی حلقوں نے سوچا بھی نہ تھا کہ شہری مزاحمت ان کا تختہ الٹنے میں کامیاب ہو جائے گی، لیکن ایسا ہوا۔ اور بہت کم لوگوں نے ہی سوچا ہو گا کہ سربیا کے آمر سلوبدان میلازووچ، جسے "بلقان کا قصائی" کہتے تھے، عدم تشدد کی تحریک کے دباؤ میں باہر ہوں گے۔ جب 2000ء میں میلازووِچ نے ہزاروں مظاہرین کو کچلنے کے لیے اپنی افواج اور پولیس کو حکم دیا، تو ان کی سکیورٹی فورسز نے شہریوں کی تحریک کے خلاف احکامات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ میلازووچ کے پاس عہدہ چھوڑنے کے علاوہ پھر کوئی قدم نہ بچا۔

اب بھی اگر آپ تذبذب کا شکار ہیں کہ آیا آپ کے حالات میں شہری مزاحمت کام کرے گی یا نہیں، پھر ممکنہ متبادل پر غور کریں، اگر وہ حقیقت پسندانہ ہوں تو: سیاسی نظام کی اندر سے اصلاح؛ انتخابات میں شرکت؛ قانونی نظام کا استعمال؛ حریفوں کے ساتھ مذاکرات اور مکالمے میں شمولیت؛ مدد کے لیے بین الاقوامی کرداروں سے اپیل؛ اور مسلح بغاوت کی کوشش وہ تمام آپشنز ہیں جو دنیا کے مختلف حصوں میں آزمائے گئے۔ گو کہ یہ بات یقینی نہیں کہ شہری مزاحمت کامیاب ہو گی، لیکن یہ بھی یقینی نہیں کہ کوئی بھی دوسرا ممکنہ قدم کامیابی حاصل کرے گا۔

پھر، حزب اختلاف یا مخالف گروہ کی جانب سے اقدامات کا ایسا سلسلہ اختیار کرنے کا فیصلہ کرنا ہوگا جس میں مختلف پیروکار حاصل کرنے، ظالم کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرنے، جبر و تشدد سے گریز یا اسے بے اثر کرنے اور موجودہ نظام کا دفاع کرنے والوں کے درمیان تقسیم کو گہرا کرنے کے زیادہ امکانات ہوں۔ تاریخ میں کئی مخالف گروہ رہے ہیں جنھوں نے ان طریقوں پر غور کیا اور شہری مزاحمت میں انھیں شامل کرنے کا انتخاب کیا؛ البتہ کبھی کبھار انھیں سیاسی تبدیلی کے زیادہ روایتی طریقوں کے ساتھ استعمال کرنا پڑا جیسا کہ انتخابات، انتخابی چیلنجز، مذاکرات اور نظام کی اندر سے اصلاح۔

7۔ اگر دشمن تشدد کا استعمال کرے تو؟

آپ پر بالکل واضح ہونا چاہیے کہ کسی بھی مرحلے پر آپ کا دشمن تشدد کا استعمال کرے گا۔ تاریخی طور پر یہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ لیکن حریف کی جانب سے تشدد کے استعمال کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ شہری مزاحمت کی تحریک ناکام ہو چکی ہے۔ شہری مزاحمت کی تحریک پر تشدد اقدامات سے مختلف طریقوں سے نمٹتی رہی ہیں جو اس کے اثرات کو کم کر سکتے ہیں اور/یا اسے الٹا ظالم کے لیے مصیبت بنا سکتے ہیں۔

سب سے پہلے، جبر و تشدد سے بچنے یا اسے خاموش کرنے کے لیے شہری مزاحمت کی تحاریک کو ایسے طریقے استعمال کرنا شروع کرنے چاہییں جنھیں تشدد کے ذریعے ناکام بنانا مشکل ہو۔ مثال کے طور پر صارفی بائیکاٹ، جس میں لوگ چند مخصوص مصنوعات نہ خریدنے کا انتخاب کرتے ہیں، جس کو دبانا مشکل ہے، کیونکہ یہ غیر مرتکز ہے اور حاکم کے لیے یہ مشکل ہوتا ہے کہ وہ اندازہ لگائے کہ کون بائیکاٹ میں حصہ لے رہا ہے اور کون نہیں۔ اگر مظاہرے یا دیگر عوامی اور مرتکز طریقے جبر و تشدد سے روکے جا رہے ہیں تو غیر سیاسی مزاحمت یا عدم مرکزی اور غیر طبعی طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں جیسا کہ فیس اور ٹیکس کی ادائیگی سے انکار یا تحریک کے لیے ایک عام ہڑتال بہتر آپشن ہو سکتا ہے۔

ثانیاً، شہری مزاحمت کی تحاریک حریف کے جبر و تشدد کے طریقوں کو خود اسی پر اُلٹانے کے لیے جدید طریقے استعمال کر سکتی ہیں۔ جبر و تشدد دنیا کے سامنے لانے، اور ملک کے اندر سے تصاویر اور کہانیاں سامنے لانا، بین الاقوامی ساکھ اور سرمایہ کاری کی وجہ سے تشدد کو زیادہ مشکل بنا سکتا ہے۔ جبر و تشدد کے تمام طریقے پلٹائے نہیں جا سکے، لیکن جب کوئی تحریک ان مختلف طریقوں کو الجھاتی، موخر کرتی یا ان نفرت انگیز طریقوں کو دنیا پر عیاں کرتی ہے، تو نتائج عوامی و بین الاقوامی مدد کے بڑے پیمانے پر خاتمے کی صورت میں نکلتے ہیں۔

ثالثاً' شہری مزاحمت میں ایسے واقعات ہیں جیسا کہ 1986ء میں فلپائن' 1988ء میں چلی' 2000ء میں سربیا اور 2004ء میں یوکرین' جہاں سکیورٹی فورسز کے اراکین بھاگ کر حزب اختلاف میں شامل ہوگئے' جن میں جبر و تشدد کرنے کی حکومت کی صلاحیت کو موثر انداز میں ختم ہوئی۔ سکیورٹی فورسز کا اس طرح بھاگنا مزاحمتی تحاریک کی سوچی سمجھی طویل المیعاد کوششوں کا نتیجہ ہے جو سکیورٹی فورسز کی حکومت سے وفاداری ختم کرنے کے لیے کی گئیں۔

8۔ اگر مخالف کو آمادہ نہ کیا جاسکے تو؟

جیتنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ جبر و تشدد کے بنیادی ذمہ دار افراد کو آمادہ کیا جائے' البتہ دشمن کے چند حامیوں کو آمادہ کرنا ضروری ہو سکتا ہے۔

یاد رکھیں' شہری مزاحمت طاقتور ہے کیونکہ یہ ہزاروں نہیں بلکہ ایسے لاکھوں افراد کے یقین اور رویّے کو تبدیل کرتی ہے جن کے اقدامات جبر و تشدد کی بالواسطہ یا بلاواسطہ حمایت کرتے ہیں۔ جب آپ کے حریف کی طاقت کے ذرائع کمزور پڑ جاتے ہیں' تو پھر چاہے وہ آمادہ ہو یا نہ ہو' بہت کم فرق پڑتا ہے۔ اس کی طاقت ایسے مقام تک محدود ہو چکی ہوتی ہے کہ اسے اندازہ ہو جاتا ہے کہ اب نتائج پر اس کا کنٹرول نہیں رہا' اور وہ ایک نئے نظام کی منتقلی کے لیے مذاکرات مجبور ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر 1985ء میں پورٹ ایلزبتھ میں جنوبی افریقا میں نسل پرستی کے خلاف تحریک نے سفید فاموں کی جانب سے چلائے جانے والے کاروباری اداروں کو بائیکاٹ سے اتنا نقصان پہنچایا کہ انھوں نے پالیسیوں کی تبدیلی کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ یہ کاروباری ادارے تحریک کے مقاصد سے ضروری نہیں کہ اتفاق کرتے ہوں' لیکن انھیں اندازہ ہو گیا کہ ان کے لیے تحریک کے مطالبات کو تسلیم کرنا زیادہ ضروری ہے بجائے اس کے کہ حکومت کے جبر و تشدد کی حمایت کرنا جاری رکھیں۔

9۔ بہت وقت لگے گا۔ اگر آپ انتظار نہ کر سکیں تو؟

شہری مزاحمت اپنے اثرات مرتب کرنے میں ہمیشہ زیادہ وقت نہیں لیتی۔ جیسا کہ یکجہتی تحریک نے منظّم ہونے کے تقریباً دس سال تک اقتدار حاصل نہیں کیا' لیکن اس نے محض چند سالوں کی جدوجہد سے آمر فرڈیننڈ مارکوس کا تختہ الٹنے کے لیے حزب اختلاف کا روپ دھار لیا تھا۔ شہری مزاحمت میں کامیابی کا تعین گزرا ہوا وقت نہیں کرتا بلکہ یہ بات کرتی ہے کہ آیا ایک تحریک متحد ہے اور اپنے اقدامات میں تزویراتی ہے یا نہیں۔

10۔ ہم کیسے جیت سکتے ہیں؟

آپ کے جیتنے کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں اگر آپ کی تحریک یا مہم عوامی اتحاد قائم کرتی ' احتیاط سے منصوبہ بندی کرتی اور ضابطہ عدم تشدد کو تیار کرتی ہے۔

اتحاد بہت اہم ہے کیونکہ مزاحمتی تحریکیں اسی وقت طاقتور بنتی ہیں جب وہ اکثریت کی خواہش اور وابستگی کی نمائندہ بنیں۔ یہ یاد رکھنا بہت ضروری اور اہم ہے کہ تحریک میں شرکت رضاکارانہ ہے۔ لوگ اس لیے شمولیت اختیار کرتے اور خطرات مول لیتے ہیں کیونکہ وہ تحریک پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ان میں اتحاد کی کمی ہو' مقاصد غیر واضح اور مشتبہ ہوں' تو کوئی افراد شرکت نہ کرنے کا انتخاب کریں گے۔ عمومی طور پر کامیاب شہری مزاحمت کی تحاریک نے مردوں اور عورتوں؛ بچوں' ادھیڑ عمر افراد' اور بزرگوں؛ مختلف مذاہب اور نسلی پس منظر رکھنے والے افراد؛ طلبہ' مزدوروں' دانشوروں' کاروباری برادری کے اراکین اور دیگر کو یکجا کیا ہے۔

منصوبہ بندی بہت ضروری ہے کیونکہ شہری مزاحمت ایک حلیف جیسا کہ ایک مہم' تحریک' یا ایک شہری گروپ اور اس کے حریف کے درمیان مقابلہ ہے۔ اس مقابلے میں کسی تحریک کی ترتیب کردہ قوت کو موڑنے اور سمت دینے کے لیے تنظیم اور حکمت عملی ضروری ہے۔ شہری مزاحمت میں رہنما کئی تزویراتی یا تدبیری فیصلے لیتے ہیں جیسا کہ اپنے وسائل کو کیسے بڑھایا جائے' ان وسائل کا بہترین استعمال کیسے کیا جائے' اپنے حریفوں کی کمزوریوں کا کیسے فائدہ اٹھایا جائے' اور جوابی تدابیر کے خلاف کیسے دفاع کیا جائے؟ اچھے فیصلے شاذ ہی خود بخود ہوتے ہیں۔ اچھی منصوبہ بندی کے لیے آپ کو دو قسم کی معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلے' حکمت عملی ترتیب دینے والوں کو ان سیاسی' معاشی اور سماجی حالات کی تفصیلی معلومات کی ضرورت ہوتی ہے جن کا انھیں سامنا ہے' اور پھر انھیں معاشرے کے مختلف گروہوں کی دلچسپیوں اور تمناؤں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ دوسرا' تحریک کی حکمت عملی بنانے والوں کو جاننے کی ضرورت ہوتی ہے کہ شہری مزاحمت کیسے کام کرتی ہے' جسے ذاتی تجربات' کتب' فلموں اور انٹرنیٹ جیسے وسائل' اور شہری مزاحمت کاری اور سیاسی تنظیم میں تجربہ رکھنے والے دیگر افراد کے ساتھ رابطے کے ذریعے سیکھا جاسکتا ہے۔

ضابطۂ عدم تشدد بہت ضروری ہے کیونکہ کسی بھی تحریک کی جانب سے تشدد کا استعمال مزاحمت کے موثر ہونے کی جڑ کاٹ دیتا ہے' عام طور پر ایک تادیبی کارروائی کو جنم دیتا اور اس کو جواز پیش کرتا ہے۔ علاوہ ازیں' جب کوئی تحریک تشدد میں ملوّث ہوتی ہے تو وہ معاشرے کے اُن افراد کی شمولیت کھو دیتی ہے جو تشدد کے یقینی خطرات مول نہیں لیں گے۔ آخر میں یہ کہ جب کوئی تحریک پولیس اور فوج کے خلاف تشدد کا استعمال کرتی ہے تو اس نظام کا دفاع کرنے والوں کی وفاداری کو تقسیم کرنا ناممکن ہو جاتا

ہے 'اور ان افراد میں تحریک کے لیے کوئی خاموش حمایت بھی مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔ یہ اس کے بالکل برعکس ہے جو شہری مزاحمت کی تحریک پیدا کرنا چاہتی ہے 'جس میں تحریک کا مقصد ـایک آزاد 'بہتر معاشرے کا قیام جو سب کے لیے فائدہ مند ہو ـ اور تحریک کے اقدامات 'تمام پس منظر کے حامل عام افراد کی بہادری پر انحصار 'موجودہ مقتدر حلقوں کا دفاع کرنے والوں میں بھی اتنا پرکشش ہو جاتا ہے جتنا کہ اس نظام کا خاتمہ چاہنے والوں میں ہوتا ہے۔

اقتباسات :

''یہ درحقیقت عوامی نظم و ضبط تھا کہ جو جنوبی افریقا میں تبدیلی لایا... جس نے ریاست پر دباؤ ڈالا... بالآخر اسے تبدیل کیا... کاروبار زندگی روک دیا... اور اتنا پیچیدہ کر دیا کہ حکومت رد عمل ہی نہیں دکھا سکتی تھی۔'' ڈاکٹر جینیٹ چیری

''جدوجہد میں اہم ترین چیز ہے توجہ حاصل کرنا۔ کسی کونے کھدرے میں جدوجہد کرنا کہ کوئی آپ پر سرے سے توجہ ہی نہ دے ایک سعیِ لاحاصل ہے 'بیکار کوشش ہے۔ اگر آپ جدوجہد کر رہے ہیں تو آپ کو اپنے مقصد کے لیے ممکنہ حد تک زیادہ سے زیادہ توجہ حاصل کرنا ہو گی۔'' مخولیسی جیک

''عدم تشدد کی کوششوں کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ زبردست تنظیم و تربیت 'حکمت عملی بنانے 'منصوبہ بندی کرنے 'لوگوں کو بھرتی کرنے اور ایسے کام کرنے کی ضرورت کو نہیں سمجھتیں جو کسی تحریک چلانے کے لیے آپ کو کرنا ہوں گی۔ یہ سب خود بخود نہیں ہو سکتا۔ اسے ایک معینہ اسلوب میں کرنا ہو گا۔'' ریو جیمز لاسن

''یہی وجہ ہے کہ یہ جبر و تشدد کوئی فائدہ نہیں دیتا کیونکہ یہ نیوٹن کے عمل اور رد عمل کے قانون جیسا ہے۔ جب آپ ظلم بڑھائیں گے تو مزاحمت بھی بڑھے گی۔'' ایوان مارووچ